احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 26 ستمبر 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 26 ستمبر 2014ء ...... 1435 ہجری 26 تبوک 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 220

بیماری کا علاج کرو

حضرت اسامہ بن شریکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کیا ہم علاج معالجہ کیا کریں تو آپؐ نے فرمایا بیماری کا علاج ضرور کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کیلئے دوا مقرر کی ہے کوئی اسے جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ حرام کو چھوڑ کر ہر دوا استعمال کرو۔

(سنن ابی داؤد کتاب الطب باب فی الرجل یتداوی حدیث نمبر: 3357
وباب الادویہ المکروہة حدیث نمبر: 3376)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

''علم طب یونانیوں سے مسلمانوں کے ہاتھ آیا مگر مسلمان چونکہ موحد اور خدا پرست قوم تھی۔ انہوں نے اسی واسطے اپنے نسخوں پر ھوالشافی لکھنا شروع کر دیا۔ ہم نے اطباء کے حالات پڑھے ہیں۔ علاج الامراض میں مشکل امر تشخیص کو لکھا ہے۔ پس جو شخص تشخیص مرض میں ہی غلطی کرے گا وہ علاج میں بھی غلطی کرے گا کیونکہ بعض امراض ایسے ادق اور باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ پس مسلمان اطباء نے ایسی دقتوں کے واسطے لکھا ہے کہ دعاؤں سے کام لے۔ مریض سے سچی ہمدردی اور اخلاص کی وجہ سے اگر انسان پوری توجہ اور دردِ دل سے دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر مرض کی اصلیت کھول دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی غیب مخفی نہیں''۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 613)

''طبیب کے واسطے بھی مناسب ہے کہ اپنے بیمار کے واسطے دعا کیا کرے کیونکہ سب ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو حرام نہیں کیا کہ تم حیلہ کرو۔ اس واسطے علاج کرنا اور اپنے ضروری کاموں میں تدابیر کرنا ضروری امر ہے لیکن یاد رکھو کہ مؤثر حقیقی خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اسی کے فضل سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ بیماری کے وقت چاہئے کہ انسان دوا بھی کرے اور دعا بھی کرے۔ بعض وقت اللہ تعالیٰ مناسب حال دوائی بھی بذریعہ الہام یا خواب بتلا دیتا ہے اور اس طرح دعا کرنے والا طبیب علم طب پر ایک بڑا احسان کرتا ہے کئی دفعہ اللہ تعالیٰ ہم کو بعض بیماریوں کے متعلق بذریعہ الہام کے علاج بتا دیتا ہے۔ یہ اس کا فضل ہے۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 53)

''قبرستان میں جتنے لوگ دفنائے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اصل میں یہ سب طبیبوں کی غلطیوں کا ہی نتیجہ ہے۔ بہت کم آدمی ہوں گے جو عمر طبعی تک پہنچے ہوں۔ عمر طبعی عموماً سَو اسّی سال تک سمجھی جاتی ہے۔ حدیث شریف میں لکھا ہے (-) یعنی کوئی بیماری نہیں جس کی دوائی موجود نہ ہو اگر اصلی دوا اور علاج ہوتا رہے تو عمر طبعی سے پہلے انسان مرے کیوں؟

مگر یاد رکھنا چاہئے کہ انسان ایک نہایت ہی کمزور ہستی ہے۔ ایک ہی بیماری میں باریک در باریک اور بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ انسان غلطی سے کب تک بچ سکتا ہے انسان بڑا کمزور ہے۔ غلطی ہو ہی جاتی ہے۔ اکثر اوقات تشخیص میں ہی غلطی ہو جاتی ہے اور اگر تشخیص میں نہیں ہوتی تو پھر دوا میں ہو جاتی ہے۔ غرض انسان نہایت کمزور ہستی ہے غلطی سے خود بخود نہیں بچ سکتا۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہی چاہئے اس کے فضل کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دافع بلّیات تو صرف خدا تعالیٰ ہے۔ ہندو تو پتھروں کی پوجا کرتے ہیں کبھی نہ کبھی خیال آ ہی جاتا ہوگا کہ اپنے ہی ہاتھوں سے انہیں بنایا ہے اور پھر انہی کی پوجا کی جاتی ہے۔ مگر اسباب کی پرستش کرنے والے ان سے بھی زیادہ مشرک ہوتے ہیں۔ نیچری وغیرہ جو اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں اور وہ جو اپنی علمیت دولت پر گھمنڈ کرتے ہیں وہ خطرناک مقام پر ہوتے ہیں۔ ہاں اسباب کا تلاش کرنا منع نہیں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ جب جمعہ کی نماز پڑھ لو تو اپنے کام کاج کی تلاش میں لگ جاؤ۔ اور اللہ کریم کا فضل مانگتے رہو۔ اسباب پر بھروسہ مت کرو مومن کو چاہئے کہ بظاہر اسباب تلاش کرے اور نظر اللہ تعالیٰ پر رکھے۔

علم طب پہلے یونانیوں کے پاس تھا۔ پھر اُن سے مسلمانوں کے ہاتھ آیا تو انہوں نے ہر نسخہ سے پہلے ھوالشافی لکھنا شروع کر دیا اور یہ طریق مسلمانوں کے سوا کسی نے بھی اختیار نہیں کیا۔ بڑا سعید طبیب وہ ہے جو ایک طرف تو دوا کرے اور دوسری طرف دعا میں مشغول رہے اور یہ سمجھے کہ شفا صرف خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے''۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 278)

ضرورت MTA سٹاف

نظارت اشاعت ایم ٹی اے پاکستان کو مندرجہ ذیل آسامیوں پر تقرر کرنا مقصود ہے۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے نوجوان مورخہ یکم اکتوبر 2014ء تک اپنی درخواستیں ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے کے نام اپنے امیر ضلع یا صدر حلقہ کی سفارش کے ساتھ اپنی اسناد کی نقول کے ساتھ بھجوائیں۔ جو معیار پر پورا اترتے ہوں گے ان کو ترجیح دی جائے گی۔

گرافکس ڈیزائنر: تعداد 1، بی ایس چار سالہ/ ماسٹرز، کمپیوٹر سائنس/ گرافکس ڈیزائننگ/ اینی میشن

آرٹ ڈائریکٹر: تعداد 1 بی ایس چار سالہ/ ماسٹرز، انٹیرئیر ڈیزائننگ، فائن آرٹس، آرٹ اینڈ ڈیزائن۔

پروگرام پروڈیوسر: تعداد 1، بی ایس چار سالہ/ ماسٹرز، ماس کمیونیکیشن، میڈیا سائنسز، فلم اینڈ ٹیلی ویژن، ڈویلپمنٹ کمیونیکیشن۔

آئی ٹی انچارج اینڈ نیٹ ورکنگ: تعداد 1، بی ایس چار سالہ/ ماسٹرز، ٹیلی کمیونیکیشن، نیٹ ورکنگ، CCNA، کمپیوٹر سائنسز۔

ایڈیٹر: تعدد 1، بی ایس چار سالہ/ ماسٹرز، فلم اینڈ ٹیلی ویژن، ڈپلومہ ان وڈیو ایڈیٹنگ/ متعلقہ فیلڈ میں تجربہ۔

کیمرہ مین: ڈپلومہ ان ویڈیو گرافی، متعلقہ فیلڈ میں تجربہ۔

(ایڈیشنل نظارت اشاعت برائے ایم ٹی اے)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

قربانی بکرا -/16000 روپے
قربانی حصہ گائے -/8000 روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

تحریک جدید اور امن کا قیام

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

''اور جب ان سے کہا جائے (کہ) زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ (کان کھول کر) سنو! یہی لوگ بلاشبہ فساد کرنے والے ہیں مگر وہ (اس حقیقت کو) سمجھتے نہیں۔'' (البقرہ:13,12)

دنیا میں اس وقت ہر جگہ بدامنی اور ناانصافی کا جال پھیلا ہوا ہے۔ ہر شخص اپنے مفاد کا سوچ رہا ہے اور ہر ملک اپنے مفاد کے لیے کمزور ملکوں کو لوٹ رہا ہے۔ کہیں مذہب کے نام پر ذاتی مفاد کے لیے جنگیں لڑی جا رہی ہیں تو کہیں دولت کی لالچ میں معصوم بے گناہوں کی جانیں لی جا رہی ہیں۔ کہیں آزادیٔ اظہار کے نام پر اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین کی خلاف ورزی کی جاتی ہے تو کہیں طاقت کے استعمال سے کمزوروں کے بنیادی حقوق ہی ضبط کئے جا رہے ہیں۔

ان حالات کی وجہ یہی ہے کہ دنیا والے خدا تعالیٰ کی ہستی کو ہی بھلا بیٹھے ہیں اور اگر خدا کی توحید پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے بھی ہیں تو اس کی بھیجی ہوئی تعلیم سے بہت دور جا چکے ہیں۔ یہ دراصل وہی آخری زمانہ ہے جس کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے آج سے پندرہ سو سال قبل کی تھی۔ لیکن آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا تو ایک شخص یا بعض لوگ اس کو واپس زمین پر لے آئیں گے۔ آپ نے نصیحت کی کہ اگر اپنی بقاء چاہتے ہو تو ان لوگوں کے پیچھے چلنا کہ یہ تمہیں صراط مستقیم دکھائیں گے۔

پس آپ ﷺ کی اس پیشگوئی کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود کو مبعوث کیا گیا جنہوں نے اس آخری زمانہ میں دنیا میں دین حق کی صحیح تعلیم کو پھر اُجاگر کیا۔ پس اب حصول امن اور دائمی بقاء کے لیے خدا کے اس برگزیدہ پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کیونکہ آپ جس تعلیم کو دنیا میں لائے ہیں وہ دراصل وہی تعلیم ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعے نازل فرمائی اور جس کے ذریعہ اس دنیا میں خدا تعالیٰ کی بادشاہت قائم ہونی ہے۔ پس جیسا کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ اب امن قائم ہوگا تو محمد رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت قائم ہوگی تو محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے۔ پس دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود کے اس پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانا لازمی ہے۔ جو کہ احباب جماعت کی قربانیاں چاہتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ دنیا کو اس تباہی سے بچانے کے لئے آگے بڑھیں اور دین حق کی حقیقی تعلیم کو دنیا کے ہر فرد تک جلد از جلد پہنچانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کریں۔ اسی غرض سے سیدنا حضرت مصلح موعود نے دنیا بھر میں احمدیت کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے تحریک جدید کو جاری فرمایا تھا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت اگر فریضہ (دعوت الی اللہ) کی ادائیگی کی طرف پورے طور پر توجہ کرے تو جماعت کی ساری مشکلات چند دنوں میں دور ہو سکتی ہیں بلکہ جماعت کیا، ساری دنیا کی مشکلات دور ہو سکتی ہیں کیونکہ احمدیت ہی ہے جو دنیا کی مشکلات کو دور کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ اگر احمدیت آج دنیا میں پھیلی ہوئی ہوتی تو جرمنی اور برطانیہ اور روس اور فن لینڈ کے جھگڑے ہی کیوں ہوتے؟ یہ سب جھگڑے اسی لئے ہیں کہ احمدیت کی تعلیم ابھی تک دنیا میں نہیں پھیلی۔ پس آج دنیا کے تمام جھگڑے انتظار کر رہے ہیں، احمدیت کے انتشار اور اس کی اشاعت کا اور دنیا کے تمام جھگڑے انتظار کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم ہونے کا اور اللہ تعالیٰ کی حکومت دنیا میں اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک احمدیت پھیل نہیں جاتی۔

پس اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور وفاداری بھی یہی چاہتی ہے کہ احمدیت کو ہم دنیا میں جلد سے جلد پھیلائیں اور بنی نوع انسان کی محبت اور ان کی خیرخواہی بھی یہی چاہتی ہے کہ احمدیت کو ہم دنیا میں جلد سے جلد پھیلائیں تا کہ جھگڑے اور فساد دور ہوں اور دنیا میں امن قائم ہو جائے''۔

(الفضل 19 جنوری 1940ء)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تحریک جدید کے متعلق فرماتے ہیں:۔

''خدمت کے نئے نئے میدان ظاہر ہو رہے ہیں اور بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہے ہیں اور دنیا کی طرف سے آپ کو بڑی کثرت کے ساتھ بلاوا دیا جا رہا ہے۔ آپ کو جو جماعت احمدیہ کے خدام ہیں، جو جماعت احمدیہ کے انصار ہیں، جو جماعت احمدیہ کی لجنات ہیں، دنیا کے ممالک آپ کو بلا رہے ہیں کہ آؤ اور ہمیں بچاؤ۔ اگر آپ نے اس آواز پر لبیک نہ کہا تو کوئی اور ایسا کان نہیں ہے، جس کے پردے اس آواز سے لرزنے لگیں اور یہ آواز ان کے دلوں میں ارتعاش پیدا کر دے۔ اوّل تو ان کو کوئی بلا نہیں رہا اور اگر بلائے گا بھی تو سننے والے کان نہیں ہیں اور اگر سننے والے کان بھی ہوں تو وہ دل میسر نہیں ہیں، جو خدا کی خاطر قربانیوں کے نام پر ہیجان پکڑ جاتے ہیں اور وہ اعضاء میسر نہیں ہیں، جو عمل کے لئے بے قرار ہو جاتے ہیں۔ یہ توفیق حضرت مسیح موعود کی جماعت کو عطا ہوئی ہے۔ اس لئے ساری دنیا کے تقاضے آپ نے ہی پورے کرنے ہیں۔ پس دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان پھیلتے ہوئے تقاضوں کے مطابق ہمیں آگے بڑھنے اور لبیک، لبیک اور اللھم لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین''

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 2 دسمبر 1982ء)

پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج تحریک جدید کے ذریعہ ساری دنیا میں خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے مربیان بھجوانا، مشن ہاؤسز و بیوت الذکر کی تعمیر، اشاعت کے لئے پریس اور خدمت خلق کے لئے ڈاکٹرز و اساتذہ بھجوانا ایسی عظیم الشان ذمہ داریاں ہیں جو تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر زیادہ سے زیادہ قربانی کا تقاضا کرتی ہیں۔ اس غرض سے احباب جماعت سے دردمندانہ اپیل ہے کہ دعوت الی اللہ کے ان بڑھتے ہوئے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی تحریک جدید کی قربانیوں کو جس حد تک بڑھا سکتے ہیں بڑھائیں تا کہ پوری دنیا کو دین حق کی حقیقی تعلیم پہنچانے کے سامان مہیا کئے جا سکیں۔ آمین

(مرسلہ: وکالت مال اول تحریک جدید ربوہ)

''ہائے کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے''

تضمین بر شعر حفیظ جونپوری

راہ پردیس میں سورج سے ٹھنی ہوتی ہے
چھاؤں آلودہ مگر دھوپ چھنی ہوتی ہے

سامنے دھوپ کے جو سینہ سپر رہتے ہیں
ان درختوں کی طبیعت بھی غنی ہوتی ہے

نہر شریں یونہی آباد نہیں ہو جاتی
دلِ فرہاد ہو تب کوہ کنی ہوتی ہے

پہلے پردیس میں ملتا نہیں ہمدم کوئی
اور ملتا ہے تو پھر جاں پہ بنی ہوتی ہے

ہائے وہ یاد جو رہتی ہے چبھن کی صورت
یاد ہوتی ہے کہ نیزے کی اَنی ہوتی ہے

ریت بستر پہ بچھی ہوتی ہے بے قدری کی
سر پہ محرومی کی چادر سی تنی ہوتی ہے

یوں تو ستانا مقدر میں نہیں قدسیؔ، مگر
''بیٹھ جاتا ہوں جہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے''
''ہائے کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے''

عبد الکریم قدسی

یوم تحریک جدید

امراء و صدر صاحبان جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ 10/اکتوبر 2014ء بروز جمعۃ المبارک منانے کا اہتمام فرمائیں۔ جس میں مطالبات تحریک جدید پر خصوصی توجہ دلائی جائے اور اس کی رپورٹ سے وکالت دیوان کو مطلع فرمائیں۔''

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

تحدیثِ نعمت کے متروکات

(قسط اول)

ادب میں خودنوشت سوانح عمری کو کسی شخص کے ذاتی احوال وافکار کی سب سے زیادہ مستند دستاویز سمجھا جاتا ہے اس لئے خودنوشت سوانح عمری لکھنے والا اس بات کا اہتمام کرتا ہے کہ اس کے احوال بتمام وکمال دوسروں تک پہنچ جائیں تاکہ تاریخ میں اس کے کردار کے بارہ میں کوئی شک وشبہ باقی نہ رہے۔سیاسی مدبرین خاص طور سے اس بات کے بارہ میں حساس رہے ہیں۔ ہمارے مدبرین میں سے کچھ لوگوں نے اپنی سوانح لکھوائیں، کچھ نے لکھیں مگر اس بات کا خیال رکھا کہ ان کے احوال کے بیان میں دوسروں کا قلم شامل نہ ہو۔سرظفراللہ خاں نے بھی اپنی خودنوشت لکھی، اردو میں اس کا نام تحدیثِ نعمت رکھا اور چوہدری صاحب کے مزاج کے آدمی کی خودنوشت کا اس سے بہتر عنوان نہیں ہوسکتا تھا۔پھر چوہدری صاحب کی ایک خودنوشت انگریزی میں بھی ہے جس کا عنوان ہے سرونٹ آف گاڈ۔بادی النظر میں یہ تحدیثِ نعمت کا انگریزی ترجمہ ہے مگر بہ نظر غائر مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو اردو کی تحدیثِ نعمت میں موجود نہیں اب میں چوہدری صاحب کی ایک اور خوددنوشت پر کام کررہا ہوں جو چوہدری سرمحمد ظفراللہ خاں نے کولمبیا یونیورسٹی کے دو اساتذہ کو خود لکھوائی تھی۔اس کی مائیکروفش کولمبیا یونیورسٹی نے جاری کردی ہے۔تینوں کے تقابلی مطالعہ سے یہ واضح ہوا کہ اگرچہ بنیادی حقائق ہر جگہ ایک ہیں یا ایک جیسے ہیں مگر ہر کتاب میں ان کا سیاق وسباق مختلف ہے۔تحدیثِ نعمت کے مرتبین یعنی بزرگوارم چوہدری بشیر احمد اور شیخ اعجاز احمد، (علامہ اقبال کے بھتیجے ڈاکٹر جاوید اقبال کے گارڈین اور کتاب مظلوم اقبال کے مصنف) نے معروضات کے عنوان سے لکھا ہے کہ

اشاعت کے لئے چوہدری صاحب نے یہ پابندی عائد کی تھی کہ کتاب صرف ایک جلد تک محدود رہے۔اس ارشاد کی تعمیل میں مسودہ کا معتدبہ حصہ حذف کرنا پڑا۔اس کانٹ چھانٹ کی وجہ سے ممکن ہے چوہدری صاحب کے اسلوب بیان اور اس کی روانی میں کہیں کچھ فرق محسوس ہو اس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔

یہ درست ہے کہ تحدیثِ نعمت میں سے بہت سی باتیں محض اس لئے حذف کردی گئی ہیں کہ کتاب کا حجم نہ بڑھ جائے مگر یہ خیال نہ رکھا گیا کہ حذف شدہ مواد کو بعد کے مورخین کے استفادہ کے لئے سنبھال کر محفوظ کردیا جائے۔کانٹ چھانٹ کے اس عمل کے وقت ان کے پیش نظر پاکستان کے حالات تھے کہ کوئی ایسی بات نہ چھپ جائے جو اردو دانوں کی طبع نازک پر گراں گزرے۔اردو دانوں کا کثیر طبقہ تو پاکستان سے باہر آباد ہے اس لئے یہ کانٹ چھانٹ ان پر گراں گزری ہے مگر اب کیا ہوسکتا ہے؟ اے کاش مولفین نے حذف شدہ مواد محفوظ کردیا ہوتا! اب تو تحدیثِ نعمت کو مکمل کرنے کا صرف ایک طریق ہے کہ دوسری خودنوشتوں میں جو مواد موجود ہے اسے تحدیث نعمت میں شامل کرکے اسے مکمل کردیا جائے۔

کولمبیا یونیورسٹی والی یادداشتیں سیاسی امور سے متعلق ہیں اور تحدیث نعمت میں چوہدری صاحب کے سیاسی افکار کو خاص طور سے حذف کردیا گیا ہے۔بعض ایسی باتیں بھی محذوف ہیں جو ان کی زندگی کے بعض معمولی پہلوؤں کی نشاندہی کرتی ہیں مثلاً تحدیثِ نعمت کا اقتباس ہے کہ مجھے آشوب چشم کا عارضہ لاحق ہوگیا اور یہ تکلیف اتنی بڑھ گئی......

مگر سرونٹ آف گاڈ میں لکھا ہے بدقسمتی سے مجھے گیارہ سال کی عمر میں آشوبِ چشم کا عارضہ......عمر کی تعیین سے نہ صرف اس بات میں زیادہ وثوق پیدا ہوگیا بلکہ بعد کے مورخین کے لئے اسے استناد کا درجہ بھی مل گیا۔مزید لکھا ہے جیسا بھی علاج میسر تھا کیا گیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔اوپر کی پلکوں کے نیچے بال اگ آتے تھے۔حتیٰ کہ اوپر کی پلکوں کا ایک حصہ کاٹ دینا پڑتا تھا اور اس انتہائی عمل سے بھی تکلیف میں کمی نہیں آتی تھی۔اور یہ عارضہ پانچ سال تک ممتد ہے۔اس کی وجہ سے طبیعت خلوت پسند ہوگئی اور سوچنے کی خصلت بیدار ہوگئی اور آزادانہ سوچ کی عادت پختہ ہوگئی۔یہ باتیں دیکھنے میں معمولی ہیں مگر انسان کی شخصیت کو سمجھنے میں ممد ثابت ہوتی ہیں۔

اسی طرح ان کی والدہ محترمہ کے قبولِ حق کا واقعہ بھی انگریزی میں تفصیل سے بیان ہوا ہے تحدیثِ نعمت میں اختصار سے کام لیا گیا ہے کہ والدہ کے (سلسلہ احمدیہ کے بانی کی) بیعت کرنے کے چند دن بعد انہوں نے (والد صاحب) نے بھی بیعت کرلی۔سرونٹ آف گاڈ میں بیعت کا واقعہ بڑی تفصیل سے تقریباً دو صفحات میں بیان ہوا ہے کہ کس طرح والدہ صاحبہ نے حضرت بانی سلسلہ کو دیکھا تو دیکھتے ہی ان سے بیعت قبول کرنے کی درخواست کی اور والد صاحب عدالت سے واپس آئے تو ناراض ہوئے کہ اتنی عجلت کیوں ہوئی؟ آگے: آپ نے نوکر سے کہا میری چارپائی دوسرے کمرے میں ڈال دو۔والدہ صاحبہ نے کہا دوسرے کمرے میں نہیں مردانہ مہمان خانہ میں ڈالو۔والد صاحب نے پوچھا کیوں؟ والدہ صاحبہ نے جواب دیا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے روشنی دیکھنے کی توفیق دے دی ہے اور آپ ابھی تک اندھیرے میں ہیں اس پر والد صاحب نے نوکر کو باہر بھیج دیا اور کہا بیگم صاحبہ آخر جیت گئیں۔ ہوسکتا ہے تحدیث نعمت سے یہ باتیں اس لئے حذف ہوئیں کہ ان کا ذکر سلسلہ کے لٹریچر میں کئی جگہ ہوا ہے اور شاید کتاب میری والدہ میں بھی اس کا ذکر ہے مگر مولفین نے یہ بات فرض کرلی کہ یہ واقعات ہر شخص کے علم میں ہیں اس لئے ان کو سوانح عمری سے حذف کردینا چاہئے۔تحدیثِ نعمت صرف احمدیوں کے لئے لکھی گئی کتاب نہیں ہے اس کا مخاطب ہر اردو دان ہے اور میں اپنی تحقیق کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ خودنوشت اردو کی سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتابوں میں سے ایک ہے۔

یہ تو محض ایک مثال ہے۔آگے چل کر جہاں چوہدری صاحب کی سیروسیاحت کا ذکر ہے وہاں بھی بہت سی باتیں حذف کردی گئی ہیں جو میں درج کرتا ہوں۔تحدیثِ نعمت میں سویڈن کے سفر کا ذکر ہے وہاں سے آپ فن لینڈ گئے تھے۔اس سفر نے چوہدری صاحب پر جو اثر چھوڑا اس کی ایک جھلک چوہدری صاحب کی اس تقریر میں موجود ہے جو آپ نے لیگ آف نیشنز کے آخری اجلاس منعقدہ میں کی تھی۔اس اجلاس میں چوہدری سرظفراللہ خاں ہندوستان میں وزیر تھے اور لیگ آف نیشنز کے اجلاس میں ہندوستانی وفد کے سربراہ تھے۔(اس تقریر کا راقم الحروف کا کیا ہوا ترجمہ لاہور کے رسالہ ہفت روزہ لاہور میں چھپ چکا ہے) تحدیثِ نعمت سے حذف شدہ حصہ یوں ہے: جہاز کے روانہ ہونے سے تھوڑی دیر بعد ایک جاننے والے نے ایک نوجوان خاتون کا تعارف ان سے کروایا۔یہ خاتون فن لینڈ کی تھی اور فن، سویڈش، روسی، جرمن، فرانسیسی، انگریزی اور لاطینی زبانیں جانتی تھی۔اور ہیلسنگفورس یونیورسٹی میں آثارِ قدیمہ کی طالب علم تھی۔اس کا نام آنا لِنڈا لِنڈلوف تھا۔وہ قطبِ شمالی کی سیر کے بعد اپنے وطن واپس جارہی تھی۔وہ ایک ہندوستانی طالب علم سے مل کر بہت حیران ہوئی جو انگلستان میں قانون کی تعلیم حاصل کررہا تھا اور جس کا تعارف ایک روسی باشندے نے ایک سویڈش جہاز کے عرشہ پر اس سے کروایا تھا جو فن لینڈ کے شہر ہیلسنگفورس جارہا تھا اور صرف انگریزی زبان میں گفتگو کرسکتا تھا۔اگلے روز موسم بہت خوشگوار تھا سب لوگ عرشے پر آگئے تھے۔ان دونوں نے بھی دو کرسیاں عرشے پر بچھالیں اور ایک دوسرے کے قریب قریب بیٹھ گئے۔اس کے بائیں جانب ایک موٹے تازے، بھورے بالوں والے روسی صاحب دراز تھے۔بعد میں معلوم ہوا ان کا نام نکولائی وسالیوچ ڈیگلنگ ہے اور وہ سینٹ پیٹرز برگ میں جواہرات کے تاجر ہیں اور سینٹ پیٹرز برگ میں 26 نویسکی پروسپیکٹ میں رہتے ہیں۔ ان کی ساری توجہ ایک موٹے سے سگار پر مرتکز تھی۔کبھی کبھار وہ ان دونوں پر ایک نگاہِ غلط انداز ڈال لیتے اور پسندیدگی میں سر ہلاتے تھے۔ان دونوں کے پاس باتیں کرنے کو بہت سے موضوعات تھے۔ہندوستان، انگلستان، فن لینڈ، روس، زبان، کلچر، اور مذہب۔فن لینڈ خودمختار تھا مگر اس وقت روس کے زیرانتظام تھا اور فن لینڈ کے آئین کے مطابق ایک روسی گورنر جنرل کے ماتحت تھا۔فن لینڈ کی پارلیمنٹ میں اس وقت انیس خواتین ارکان تھیں۔ملک میں خواندگی کی شرح سوفیصد تھی اور یہ بڑے سادہ طریق سے حاصل کی گئی تھی۔ یعنی شادی کے خواہشمند ہر جوڑے کے لئے لازم تھا کہ وہ خواندگی کا امتحان پاس کرے۔

مسٹر ڈیگلنگ مسلسل اپنی کرسی میں دراز رہے اور سوائے کھانے کے لئے کیبن میں جانے کے ذرا ادھر ادھر نہیں ہوئے جب کہ وہ دونوں وقتاً فوقتاً ادھر ادھر گھوم کر واپس اپنی کرسیوں پر آتے جاتے رہے۔ جب سفر اختتام کے قریب پہنچا تو مسٹر ڈیگلنگ نے بڑی کوشش سے سگار کو اپنے منہ سے جدا کیا اور فرمایا تم نہ پیتے ہو، نہ سگریٹ نوشی کرتے ہو نہ لاف کرتے ہو۔خدا حافظ!۔اس نے حیران ہوکر اپنی ساتھی سے پوچھا کہ میں تو سارا وقت ہنستا رہا ہوں یہ صاحب یہ کیوں کہہ رہے ہیں کہ تم لاف نہیں کرتے ہو؟۔اس نے جواب دیا ان کا مطلب یہ تھا کہ تم لَو love نہیں کرتے ہو یعنی خواتین سے پیار محبت کی باتیں نہیں کرتے ......اور وہ......وہ، تو تم نہیں کرتے ہو! اس کے بعد کا حصہ مسٹر ڈیگلنگ کی جانب سے سینٹ پیٹرز برگ آنے کی دعوت کا ہے۔(حیرت کی بات ہے کہ چوہدری صاحب کو نصف صدی بعد بھی سارے نام اور پتے یاد تھے۔بلکہ یو این او کے صدر کی حیثیت سے روس کے سرکاری دورے پر گئے تو بھی مسٹر ڈیگلنگ کے سینٹ پیٹرز برگ کے پتے پر پہنچے اور اپنے میزبانوں کو حیران کردیا)۔

یہ حصہ بھی محذوف ہے: ایک سہ پہر کو وہ (یعنی وہ اور سردار محمد اکبر صاحب) ریل کے ذریعہ پیٹرہوف کا شاہی محل دیکھنے گئے جو خلیج فن لینڈ پر واقع ہے اور اس کے باغوں میں چہل قدمی کرتے پھرے۔دونوں میں سے کسی کو معلوم نہ تھا کہ رومانوف خاندان جو اپنی تین سو سالہ برسی منا رہا ہے (1613ء سے 1913ء)، تیزی سے اپنے رسوا کن انجام کی طرف بڑھ رہا ہے۔اس انجام کی ایک پیش خبری اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دی ہوئی تھی کہ دنیا میں ایسی تباہی آنے والی ہے کہ

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار!

فن لینڈ کے لوگوں کے بارہ میں چوہدری صاحب کی یہ رائے بھی درج نہیں ہوئی کہ فن لینڈ کے لوگ سادہ، مہربان اور مہمان نواز ہیں۔نسلاً منگولوں کے قریب تر ہیں۔ان کی تاریخ سویڈن یا روس کے بیرونی اقتدار کے خلاف جدوجہد سے

بھری پڑی ہے۔ثقافتی لحاظ سے یہ لوگ سویڈن سے قریب ہیں اورانہوں نے روس سے فاصلہ ہی رکھا ہے۔ان کے اوپر کے طبقہ میں سویڈش خون کی بہت آمیزش ہے ۔اس لئے اس طبقہ میں فن لینڈ کی ثقافت کی بجائے سویڈش ثقافت زیادہ مقبول ہے۔ لوگ طبعاً جھگڑالونہیں دوست پرور ہیں۔

یہ تو پہلے کی باتیں ہیں جب ابھی چوہدری صاحب کا سیاسی کیریر شروع نہیں ہوا تھا۔جب پہلی بار وہ سرفضل حسین کی جگہ وائسرائے کی کونسل کے عارضی طور پر رکن بنے تب کا ایک واقعہ ان کے مزاج کو سمجھنے میں بہت ممد ثابت ہوسکتا ہے جو حذف کر دیا گیا ہے۔وہ یوں ہے : وائسرائے کی کونسل کے ایک عارضی رکن مالیات سرایلن پارسن تھے جو ضابطوں کے فیل پا میں مبتلا تھے اوران کے محکمے والے انہیں بادشاہ کہتے اوران سے خوف کھاتے تھے۔وہ اپنے ساتھ اختلاف رائے کرنے والے کو ہرگز برداشت نہیں کرتے تھے۔ایک بار محکمہ تعلیم کی ایک فائل ان کے سامنے پیش ہوئی تو آپ نے محکمہ تعلیم کے سیکرٹری کو جی بھر کے سخت سست کہا اور فائل پر بڑا کڑا نوٹ لکھا۔سیکرٹری اپنے وزیر(یعنی سرظفراللہ کے پاس) روتا دھوتا آیا اوران سے کہا کہ وہ وزیرخزانہ کے ان درشت الفاظ کو ملائم بنانے کے لئے کچھ کریں ۔موقع بڑا نازک تھا۔وزیرتعلیم نے وزیرخزانہ کے ان الفاظ کو اپنے لئے چیلنج سمجھا کیونکہ مستقبل کے سارے تعلقات کا انحصار ان کے ردعمل پر منحصر تھا۔(چوہدری صاحب نے) قائمقام وزیرخزانہ کے نام فوراً ایک خط لکھوایا جس میں ان کے ناملائم الفاظ کا بڑے زور دار لفظوں میں شکوہ کیا اوراپنی جانب سے ایک مناسب ڈرافٹ ان کی خدمت میں پیش کیا کہ وزیرخزانہ اس کے مطابق اپنے الفاظ میں ترمیم کردیں ورنہ وہ ان کے ناملائم الفاظ کے بارہ میں فائل پر زوردار نوٹ لکھیں گے جو تمام لوگوں کی نگاہ سے گزرے گا۔یہ جواب بڑا سخت تھا اوران کے پرسنل اسسٹنٹ (ڈنشا نادرشاہ کو بھی جو مدت مدید سے وزرا کے ساتھ کام کررہے تھے) نامناسب معلوم ہوا۔انہوں نے کہا بھی کہ یہ معاملہ باہمی بات چیت کے ذریعہ چائے کی ایک پیالی پر طے کیا جاسکتا ہے مگر (چوہدری صاحب نے) ان سے کہا کہ آپ یہ جواب ٹائپ کرنے میں حیل و حجت نہ کریں۔ چنانچہ وہ جواب ٹائپ ہوا اور دستخطوں کے بعد بھیج دیا گیا۔ایک گھنٹے کے اندر اندر وزیرخزانہ کا ترمیم شدہ جواب آگیا۔اس کے باوجود دونوں اراکین کے تعلقات باقی کے عرصہ میں بڑے خوش گوار رہے۔اس بات سے چوہدری صاحب کی اصول پرستی واضح ہوتی ہے اور یہ بات بھی کہ وہ اپنے ماتحتوں کی صحیح بات کے دفاع میں کہاں تک جاسکتے تھے۔

بادشاہ جارج ششم یعنی موجود ملکہ الزبتھ کے والد کی تاجپوشی کا جشن 1937ء میں ہوا، اس میں چوہدری صاحب برطانوی ہند کے نمائندہ کے طور پر شریک ہوئے۔تحدیث نعمت میں صرف اتنا لکھا ہے کہ مئی 1937ء میں شاہ جارج ششم کی تاج پوشی کی تقریب قرار پائی ......انگریزی کتاب سرونٹ آف گاڈ میں 12 مئی کی تاریخ کا اضافہ کردیا گیا ہے ۔مگر تیسری خودنوشت یعنی کولمبیا یونیورسٹی والی یادداشتوں میں یہ واقعہ تفصیل سے بیان ہوا ہے جس سے مترشح ہوتا ہے کہ تحدیث نعمت سے یہ واقعہ حذف کردیا گیا تھا۔تفصیل یوں ہے : میں تاجپوشی کی تقریب کی طرف واپس لوٹتا ہوں جو کسی طور سے بھی سیاسی نہیں تھی ۔یہ بڑا مسرت انگیز تجربہ تھا جس میں شاہی خاندان کی مہمانداری اور فراخدلی پیش پیش رہی۔ ہم جو مختلف ملکوں کی نمائندگی کررہے تھے تین دن تک یعنی تاجپوشی کے دن ،اوراس کے بعد کے دو دن تک برطانوی حکومت کے نہیں بلکہ بادشاہ کے ذاتی مہمان تھے۔اگرچہ ہم ہوٹلوں میں ٹھہرائے گئے تھے کیونکہ بکنگھم پیلس میں ہم سب کی گنجائش نہیں ہوسکتی تھی لیکن ہم ہرروز دوپہر اورشام کا کھانا شاہی محل میں کھاتے تھے اس طرح بادشاہ اورشاہی خاندان کے ساتھ بے تکلفی کے ماحول میں ملنے جلنے کا موقعہ ملتا تھا۔دونوں شہزادیاں بہت چھوٹی تھیں ملکہ الزبتھ(موجود ملکہ الزبتھ کی والدہ جو مادرملکہ کہلاتی ہیں اورابھی پچھلے دنوں ایک سو برس سے زیادہ عمر پاکر فوت ہوئی ہیں)

بڑی پُروقار شخصیت کی مالک تھیں اور ہر ایک سے بڑی محبت سے پیش آتی تھیں ، ان سے مل کر بڑی مسرت ہوتی تھی ۔اسی طرح بادشاہ سے بھی بے تکلفی سے ملاقات ہوتی تھی۔ان کی زبان میں لکنت تھی اور وہ ابھی تک اس کمزوری پر قابو نہیں پا سکے تھے۔ مجھے یاد ہے سینٹ سٹیفن ہال میں ایمپائر پارلیمنٹری ایسوسی ایشن نے بادشاہ کے اعزاز میں دوپہر کے کھانے کا اہتمام کیا۔عام طور سے بادشاہ کا جام صحت تجویز تو کیا جاتا ہے مگر بادشاہ جواب نہیں دیتا۔یہ تو خاص موقعہ تھا بادشاہ جواب دینے کو کھڑے ہوگئے ۔اورکوئی دو منٹ تک وہ اپنے الفاظ مجتمع نہ کرسکے ۔ اپنے کاندھوں پر اتنی بڑی سلطنت کا بوجھ اٹھائے ،اس کے نمائندوں اورمعزز لوگوں کے سامنے وہ بے حس و حرکت خاموش کھڑے تھے ،اورسب لوگ ان کے الفاظ کے منتظر تھے مگر یکایک تالیوں کا شور اٹھا،انہوں نے ایک لفظ نہیں کہا تھا مگر پانچ منٹ تک تالیاں بجتی رہیں ، بجتی رہیں حتیٰ کہ ہمارے ہاتھ شل ہوگئے ۔شاید ان کے ارشادات پر اتنی تالیاں نہ بجتیں مگر بجیں اس سے ان کو حوصلہ ہوا اورانہوں نے اپنی تقریر مکمل کی یہ بڑا پُراثر منظر تھا۔

تاجپوشی کی تقریب تو ایک لمبا معاملہ تھا۔ہمیں صبح آٹھ بجے اس جگہ جمع ہونا تھا جہاں سے وزراء اعظم کا جلوس شروع ہونا تھا۔ہم گھوڑا گاڑیوں میں تھے۔آگے آگے وزیراعظم مسٹر اور مسز بالڈوِن تھے، ان کے بعد ڈومینیز کے یعنی کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ کے وزراء اعظم کے کوچ تھے، پھر انڈیا کی باری تھی۔ میرے ساتھ میری بیوی نہیں تھیں اس لئے برما کے ڈاکٹر باء ماء کو میرے ساتھ کوچ میں بٹھایا گیا تھا۔ میں وائسرائے کے وزیر کے سرکاری لباس میں تھا یعنی سنہری کلاہ پر سفید پگڑی، سونے سے لپا ہوا کوٹ، سفید برجس اور پہلو میں لٹکی ہوئی تلوار !اس تلوار کی وجہ سے مجھے تن کر بیٹھنا پڑتا تھا کیونکہ ذرا سی بے احتیاطی سے تلوار کہیں اٹک جاتی یا وردی کو چیرتی ہوئی نکل جاتی ڈاکٹر باء ماء بڑے صاف رنگ کے آدمی تھے اس پر مستزاد کہ ان کا چہرہ صفاچٹ تھا، وہ بھی اپنے قومی لباس میں تھے یعنی ریشمی بلاؤز ، ریشمی سکرٹ اور سرپر منڈھا ہوا ریشمی رومال۔ وہ میرے ساتھ کوچ میں بیٹھے تھے ۔ایک موقعہ پر کوچوں کو ٹریفک کی وجہ سے رکنا پڑا تو تماشائیوں میں سے کسی نے آواز لگائی حضور! ذرا پیچھے ہوکر بیٹھیں، اپنی خاتون کے درشن تو کرنے دیں!

تاج پوشی کی اس تقریب میں مہاراجہ بڑودہ کا تفصیل سے ذکر ہے اور بھی بہت سی باتوں کا مگر میں تفصیل کے خیال سے اس کو چھوڑتا ہوں ۔ اصل مقصد اس مضمون کا صرف یہ بیان کرنا ہے کہ تحدیثِ نعمت میں سے جو چیزیں حذف کردی گئی تھیں وہ اپنی ذات میں بڑی دلچسپ اور اہم تھیں اوران سے ممدوح کی ذات کے بہت سے لطیف تر پہلو بھی اجاگر ہوتے تھے۔اسی طرح بعض شخصیتوں کے بارہ میں چوہدری صاحب کی آراء جو بوجوہ درجِ گزٹ نہ ہوسکیں وہ بھی درج کرتا ہوں ۔

چوہدری سرمحمد ظفراللہ خان برصغیر کے وہ مدبر تھے جنہیں تقسیم ملک سے قبل اور بعد نمایاں سیاسی خدمات کا موقع ملتا رہا اس لئے ان کی خودنوشت میں دنیا کی اہم شخصیتوں کا ذکر ملتا ہے جو اردو کی کسی اورخودنوشت میں نہیں ملتا۔ برطانوی مدبرین کا ذکر تو ناگزیر تھا کہ اس وقت ملک انگریزوں کے زیرِنگیں تھا مگر اقوام متحدہ کے ساتھ لمبی وابستگی نے چوہدری صاحب کے ملاقاتیوں اور شناساؤں میں تنوع اور بین الاقوامیت پیدا کردی تھی اس لئے ان میں امریکی یورپی ایشیائی اور افریقی مدبرین سب ہی شامل ہیں ۔تحدیثِ نعمت میں بعض کے بارہ میں چوہدری صاحب کی آراء ریکارڈ ہوگئیں ۔ کچھ ایسی آرا تھیں جو سرونٹ آف گاڈ میں ریکارڈ میں آئیں اور کچھ کولمبیا یونیورسٹی والی یادداشتوں میں۔ پاکستان کے سیاست دانوں کے بارہ میں وہ غیر مندرج آراء بھی درج کرتا ہوں۔

میاں ممتاز محمد خان دولتانہ جو پنجاب کے بڑے زمیندار اور جدی پشتی سیاست دان تھے قیامِ پاکستان کے وقت پنجاب مسلم لیگ کے عہدیدار تھے۔صدارت کا بوجھ نواب افتخار حسین ممدوٹ کے سرپر تھا مگر وہ اپنی روایتی تواضع اورانکسار کی وجہ سے خودکسی معاملہ پر فیصلہ فرماتے ہی نہیں تھے اور چونکہ ہرامر میں اپنے قریبی مشیران کی رائے کو قبول فرماتے تھے اس لئے تفاصیل پر غور کرنے بلکہ تفاصیل کا علم حاصل کرنے سے بھی پرہیز فرماتے تھے ۔اس زمانہ میں ان کے قریب ترین مشیران میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ صاحب اور سردار شوکت حیات خان صاحب تھے۔دولتانہ صاحب کے بارہ میں چوہدری صاحب سرونٹ آف گاڈ میں لکھتے ہیں میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ ایک اچھے پڑھے لکھے دولتمند زمیندار تھے وہ آکسفورڈ کے گریجوایٹ اور قابل اور پیشہ ور سیاست دان تھے اور جوڑ توڑ میں فرد۔ یہ رجحان انہوں نے اپنے باپ سے ورثہ میں پایا مگر انہوں نے اسے انتہا تک پہنچا دیا اور یہ چیز ان کے مزاج کا حصہ بن گئی(انگریزی محاورہ کے مطابق یہ چیز ان کے نتھنوں میں سانس کی طرح چلتی تھی)۔اگر یہ خرابی ان میں نہ ہوتی تو وقت آنے پر وہ پاکستان کے وزیراعظم بن گئے ہوتے اور عوام کی خدمت کرنے کا موقع پاتے ۔ ملک میں ایسے لوگ کوئی زیادہ نہیں تھے جن میں ان کی سی خوبیاں اور صلاحیتیں موجود ہوں۔

1953ء میں پنجاب کے گورنر ابراہیم اسماعیل چندریگر کی واحد قابلیت یہ تھی کہ وہ قائداعظم کے وفادار ساتھیوں میں سے تھے۔بمبئی کے تاجر طبقہ سے ان کا تعلق تھا۔انتظامی امور کا انہیں کوئی تجربہ نہیں تھا۔مرکز میں کچھ عرصہ تک وزیرتجارت رہے مگر ان کا کام ناقص رہا۔ لاہور میں تو ان کا تقرر بالکل بے موقع تھا۔انہیں صوبہ کی زبان آتی تھی نہ وہ اس کلچر کی سوجھ بوجھ رکھتے تھے ۔

خواجہ ناظم الدین سابق وزیراعظم اور گورنر جنرل پاکستان کا تعلق نواب آف ڈھاکہ کے معزز خاندان سے تھا اوران کی زندگی کا لمبا عرصہ سیاست میں گزرا تھا۔قیام پاکستان سے قبل وہ متحدہ بنگال کے چیف منسٹر رہے تھے ۔ قیام پاکستان کے بعد انہیں مشرقی پاکستان کا گورنر بنایا گیا۔قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کی ناوقت وفات کی وجہ سے انہیں پاکستان کا گورنر جنرل مقرر کیا گیا۔ یہ مثالی گورنر جنرل ثابت ہوئے کیونکہ پارلیمانی طرزِ حکومت میں ساری انتظامی ذمہ داری وزیراعظم پر ہوتی ہے۔خواجہ صاحب کو ذمہ داری کی خواہش ہی نہیں تھی اس لئے ان کے اور وزیراعظم کے مابین کبھی کوئی اختلاف پیدا ہی نہیں ہوا۔خواجہ صاحب بڑے نیک آدمی تھے اس لئے اپنی عبادات و مشاغل میں بڑے مگن اور خوش تھے ۔ ان کے مشاغل میں اچھا کھانا بھی شامل تھا۔مرغیاں بھی انہوں نے پال رکھی تھیں ۔ دعوتیں کرنے کا بھی انہیں شوق تھا......وہ بڑے اچھے نیک نیت اور نیک طبع آدمی تھے مگر ان میں قوت فیصلہ کا فقدان تھا گومگو کا شکار تھے اور کسی معاملہ میں فیصلہ کرنے اور ذمہ داری قبول کرنے سے گھبراتے تھے ۔ وہ ہر اچھا کام کرنے کے آرزومند تھے مگر عملی قدم اٹھانا ان کے بس میں نہیں تھا نہ ہی وہ نتائج کی ذمہ داری قبول کرنے کو تیار ہوتے تھے۔انہیں کسی نہ کسی پر انحصار کرنا ہوتا تھا۔ اوراس کام کے لئے ان کے

چھوٹے بھائی خواجہ شہاب الدین موجود تھے۔

یہاں جملہ معترضہ کے طور پر اردشیر کاؤس جی کے ایک کالم کا ذکر کردوں تو بے محل نہ ہوگا۔ لکھتے ہیں کہ ایک بار گورنر جنرل کا سرکاری جلوس پورے طمطراق سے کراچی کی سڑکوں سے گزرتا ہوا حیوانوں کے ایک ڈاکٹر کے مطب کی طرف جا رہا تھا۔ گورنر جنرل اپنے چہیتے مرغے کو گود میں لئے بیٹھے تھے جس کی طبیعت ناساز تھی۔ صحافیوں کو اس کی بھنک پڑ گئی انہوں نے خواجہ صاحب کو سوالوں کی زد پر رکھ لیا۔ خواجہ صاحب بڑے تحمل سے جواب دیتے رہے اور آخر میں فرمایا آپ میرے بارے میں جو چاہیں لکھیں لیکن خدا کیلئے میرے مرغے کو بخش دیں۔

تحدیثِ نعمت کے نام کے بارہ میں میرے علم میں ایک نئی بات آئی ہے پہلے اس کا ذکر۔ ثاقب زیروی نے اپنی زندگی کے حالات کے بیان میں لکھا ہے کہ جب 1970ء میں انہیں لندن کی کسی بزم نے اپنے ہاں مدعو کیا تو چوہدری صاحب نے ازخود ثاقب صاحب کو پیشکش کی کہ وہ دی ہیگ سے آ کر انہیں انگلستان کے بڑے بڑے شہروں کی سیر کروانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ چوہدری صاحب اپنے مستقر دی ہیگ سے لندن تشریف لائے اور پھر ثاقب صاحب کو انگلستان کے بڑے بڑے شہروں کی سیر کروائی۔ اس سلسلہ میں ثاقب صاحب لکھتے ہیں: لندن سے ہڈرز فیلڈ روانہ ہونے سے قبل میں نے آپ سے دریافت کیا حضرت سنا تھا آپ اپنی زندگی کے حالات اور یادداشتیں مرتب کررہے ہیں یہ ترتیب کس مرحلہ میں ہے؟ فرمایا میں نے اپنی طرف سے مسودہ مکمل کر کے شیخ اعجاز احمد اور چوہدری بشیر احمد صاحبان کو بھجوادیا ہے کتاب کی کتابت اور طباعت تو پاکستان ہی میں ہوگی۔ کتاب کا نام کیا تجویز ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ فرمایا بے کم وکاست۔ بے کم وکاست؟ میرے منہ سے یہ الفاظ نکلتے ہی میرے چہرے پر ایک مایوس کن حیرت بکھر گئی۔ فرمایا نام سن کر آپ خاموش ہوگئے۔ بڑے تامل کے بعد عرض کیا اس لئے کہ اہلِ ادب کے ایک طبقے کے نزدیک بے کم وکاست گفتنی ناگفتنی اور رطب ویابس کا مترادف بھی ہے۔ میرا یہ گستاخانہ جواب سن کر اب کے چوہدری صاحب خاموش ہو گئے ...... کھانے کے بعد ہم اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے۔ کوئی ساڑھے نو بجے کے قریب حضرت میرے کمرے میں وارد ہوئے اور فرمایا آپ کے پاس پڑھنے کے لئے اردو کی کوئی کتاب ہے؟ عرض کیا میرے پاس شہابِ ثاقب کا ایک نسخہ ہے اور آپ ہی کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے ہے۔ میں نے وہ نسخہ نکالا اور اس پر انتساب کی چند سطور لکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کردیا۔ صبح ناشتہ پر اکٹھے ہوئے تو میں نے حضرت چوہدری صاحب کے چہرے پر ایک خاص قسم کی پرسکون بشاشت محسوس کی۔ ناشتے کے بعد فرمایا شہابِ ثاقب میں جو ابتدائیہ دیباچہ یا پیش لفظ آپ نے لکھا ہے جس میں آپ نے نیاز محمد خاں (این ایم خاں) عبداللہ خاں اور عبدالمجید سالک صاحب کی اپنے ساتھ مروتوں اور محبتوں کا تذکرہ کیا ہے مجھے اس کا عنوان بہت پسند آیا ہے۔ کیا آپ کی مراد تحدیثِ نعمت کے عنوان سے ہے؟ میں نے عرض کیا۔ فرمایا ہاں ...... پھر عرض کیا حضرت یہ سچ ہے کہ آپ کی زندگی جو اللہ تعالیٰ کے بے پایاں افضال واکرام کا مجموعہ ہے اس کے تذکرے کے لئے اس سے بہتر نام اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ فرمایا اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ نام رکھ لوں؟ عرض کیا میں گزارش کروں گا کہ ضرور یہی نام رکھیں اور یوں آپ کی خودنوشت سوانح حیات کا نام حتمی طور پر تحدیثِ نعمت طے پا گیا (ہفت روزہ لاہور لاہور مورخہ 17 جنوری 2004ء) حیرت اس بات پر ہے کہ چوہدری صاحب نے اپنی کتاب میں اللہ تعالیٰ کے ہر فضل اور ہر کرم کا تذکرہ کرتے ہوئے سو سو بار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ہے اور بار بار اس کی تمجید بیان کی ہے انہیں اپنی خودنوشت کے لئے یہ نام خود نہیں سوجھا۔ بے کم وکاست کا نام بھی کوئی ایسا بے محل نام نہ ہوتا۔ ثاقب صاحب نے جس خدشہ کا اظہار کیا ہے وہ محض ذوقی بات ہے۔ اس کی کوئی علمی بنیاد نہیں۔ بے کم وکاست کے لفظ میں تفصیل کے ساتھ ساتھ حق گوئی وبے باکی کا تصور ذہن میں آتا ہے رطب ویابس یا گفتنی ناگفتنی کا تصور ذہن میں نہیں آتا۔ لغوی لحاظ سے بھی بے کم وکاست کے معنیٰ ہیں: فارسی اسم صفت ہے۔ بغیر گھٹائے بڑھائے ٹھیک ٹھیک جوں کا توں صحیح صحیح (فرہنگِ آصفیہ) اور صاحبِ نوراللغات نے اس پر یہ معنیٰ زائد کئے ہیں بے کھٹکے بے خوف وخطر۔ بہرحال یہ ایک ذوقی معاملہ تھا اور تحدیثِ نعمت کا نام چوہدری صاحب کو مناسب معلوم ہوا تو انہوں نے اسے قبول کرلیا کیونکہ کتاب کا اسلوب اسی عنوان کا متقاضی تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

خلافت کے ساتھ جڑنے میں ہماری بقا ہے

قائد تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان

اللہ تعالیٰ سورۃ نور آیت 56 میں فرماتا ہے کہ اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنادے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنادیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کردے گا۔ اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کردے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔ اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے۔ وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود اسی انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ”(1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہوجاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کرلیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابُود ہوجائے گی۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابُود ہوتے ہوئے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جمادیں گے“۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 304)

اس وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد 27 مئی 1908ء کو جماعت کو خلافت کے عظیم الشان انعام سے نوازتے ہوئے حضرت حکیم حافظ مولانا نورالدین صاحب کو خلیفۃ المسیح الاوّل بنا کر اس ذریعے سے جماعت کے خوف کو امن میں تبدیل کیا اور دین کو تمکنت دی اور یوں یہ انعام اب تک جماعت میں جاری وساری ہے اور خدا تعالیٰ کی قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر اس وقت جماعت کے خوف کو امن میں تبدیل کررہے ہیں اور دین کی مضبوطی کے لئے متواتر اقدامات فرماتے چلے جارہے ہیں۔

یہ عظیم الشان انعام ہم سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم اس کی قدر کریں اور اس کی اطاعت کا حق ادا کریں اور خلیفہ وقت کے خطبات اور دیگر سب پروگراموں کو پوری توجہ سے سُنیں اور اپنی توفیق کے مطابق آپ کے جملہ ارشادات اور ہدایات پر کماحقہٗ عمل کریں تو پھر یہ انعام اللہ تعالیٰ ہم میں جاری رکھے گا۔ اگر خدانخواستہ ہم سے اس میں کوتاہی ہوئی تو خدا تعالیٰ اور قومیں لے آئے گا جو اطاعت کا حق ادا کرنے والی ہوں گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد ہے اپنی اولادوں کو ہمیشہ خطبات سے جوڑ دیں اگر آپ یہ کریں گے تو ان پر بہت بڑا احسان کریں گے۔ اپنی آئندہ نسلوں کے ایمان کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ ان کو غیروں کے حملوں سے بچانے والے ہوں گے۔ ان کے اخلاق کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔

(خطبات طاہر جلد 10 ص 473)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”انصاراللہ کا ایک اہم کام خلافت سے وابستگی اور اس کے استحکام کی کوشش کرنا ہے۔ انصاراللہ کو اس پر نظر رکھنی چاہئے کہ جو معیار حاصل کررہے ہیں یہ یہیں نہ رک جائیں بلکہ بڑھتے چلے جائیں۔ انصاراللہ کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ اس انعام سے حقیقی رنگ میں تبھی فیض اُٹھائیں گے جب وہ ہر وقت اپنے ذہن میں یہ رکھیں گے کہ بحیثیت انصاراللہ ہم اس جسم کا اہم عضو ہیں اور جسم کی بقا کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ہر عضو سلامت ہو اور ہم نے اپنا نام اللہ تعالیٰ کا مددگار رکھ کر اپنے آپ کو جماعت کا وہ اہم حصہ بنالیا ہے جس کے عملی نمونے اور پاک تبدیلیاں دوسری تنظیموں اور افراد جماعت سے بہت بڑھ کر ہونی چاہئیں“۔

(خطاب برموقع سالانہ اجتماع انصاراللہ۔ 4 / اکتوبر 2009ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ)

ایک دوسرے موقع پر آپ فرماتے ہیں:

”دین حق، احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظامِ خلافت کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرنی ہے اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا ہے۔ اور اپنی اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہنا ہے اور ان کے دلوں میں خلیفہ وقت سے محبت پیدا کرنی ہے۔ یہ اتنا بڑا اور عظیم الشان نصب العین ہے کہ اس عہد پر پورا اترنا اور اس کے تقاضوں کو نبھانا ایک عزم اور دیوانگی چاہتا ہے“۔

(الناصر جرمنی جون تا ستمبر 2003ء)

یہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد بھی یاد دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ جماعتی ترقی ہمارے اپنے بچوں کی تربیت سے وابستہ نہیں بلکہ ہماری اور ہماری نسلوں کی بقا ہر حالت میں جماعت سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے۔

(خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 507)

پس آیئے ہم پھر اس عہد کو دوہرائیں کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ (دینِ حق) احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کے لئے انشاءاللہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا۔ نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس عہد کو یاد رکھنے، اسے پُورا کرنے اور زندگی کی آخری سانس تک وفا کے ساتھ اس کو نبھاتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم عبدالباسط بٹ صاحب

مکرم قاری شریف احمد صاحب کا ذکر خیر

قاری شریف احمد صاحب سے میرا تعارف اس وقت سے تھا جب وہ مراقب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے عہدہ پر فائز تھے۔ وقتاً فوقتاً ان کے دورہ جات خدام الاحمدیہ کے دوران تعاون اور مدد کی ضرورت ہوتی تھی کام کی لگن دلجمعی اور یکسوئی سے خدمت دین ان کا شعار تھا۔ جس کی وجہ سے ان کی شخصیت منفرد خصوصیت کی حامل تھی۔ اس وقت خاکسار کارکن خدام الاحمدیہ گوجرہ کی حیثیت سے تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں خدمت کی توفیق پا رہا تھا۔

ان کا تعلق بھیرہ کے ایک مخلص اور فدائی احمدی خاندان سے تھا۔ مکرم قاری صاحب کے ددھیال میں حضرت مستری غلام الٰہی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور 313 رفقاء میں شامل تھے۔ حضرت مستری غلام الٰہی صاحب حضرت حکیم نورالدین صاحب کے نئے مکان کو تعمیر کر رہے تھے جس کے لئے حضرت مولوی صاحب لاہور سے سامان لینے گئے قادیان گئے اور وہاں پر حضرت مسیح موعود کے ارشاد پر بس گئے۔ اس وجہ سے بھیرہ میں مکان کی تعمیر روک دی اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کے کہنے پر ہی حضرت مستری صاحب بھی قادیان تشریف لے آئے اور وہاں پر قادیان میں مکانات حضرت مسیح موعود اور منارۃ المسیح کی تعمیر میں حصہ لینے کا شرف حاصل ہوا۔

قاری صاحب کے ننھیال میں حضرت محمد ابراہیم صاحب اور حضرت فضل الٰہی صاحب تھے۔ یہ دونوں رفیق حضرت مسیح موعود اور 313 رفقاء میں شامل تھے ان کا خاندان جماعت احمدیہ کے مخلصین پر مشتمل تھا جو مذہبی تہذیب کا گہوارہ تھے اس وجہ سے وہ اخلاص مکرم قاری صاحب کے حصہ میں آیا جس کے وہ تا زندگی امین رہے اور ہمیشہ اس بات کا پاس رکھا اور اپنے اخلاص میں بے پناہ ترقی کی۔ بطور مراقب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ان کی زبانی عرض کرتا ہوں کہ میں بھیرہ سے ربوہ آیا اور ملازمت کی تلاش شروع کر دی۔ اس دوران میری ملاقات محترم مبارک احمد صاحب خالد نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے ہوئی۔ اس سے قبل بھی ان سے آشنائی تھی۔ میں نے ان کو اپنا مدعا بتایا اور انہوں نے نہایت مہربانی سے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں اس مدعا کو بیان کیا اور مجھ سے درخواست برائے ملازمت لے لی۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بذات خود میرا انٹرویو کیا اور حالات دریافت فرمائے چند روز بعد مکرم صدر صاحب نے میری تقرری برائے مراقب منظور کرتے ہوئے مبارک احمد صاحب خالد کے ذریعے پیغام بھجوا کر خدمت دین کا سلسلہ شروع کروا دیا۔

مکرم قاری صاحب نے اس خدمت دین کو ایک موقع جان کر اس سے خوب استفادہ کیا اور اخلاص و وفا سے وعدہ کو نبھاتے رہے۔ عرصہ 14 سال اس خدمت کا سلسلہ جاری رہا اور بعدازاں عزیزان کی خواہش پر 1980ء میں ڈنڈوت تشریف لے آئے اور ڈنڈوت سیمنٹ فیکٹری میں ملازمت اختیار کر لی دوران ملازمت فیکٹری میں بھی اپنے ذمہ کام کو احسن طریق پر نبھایا اور انتظامیہ کے دل میں اپنا ایک مقام پیدا کیا اور پھر قاری صاحب ایک پر وقار طریق پر کام کرتے ہوئے وہاں سے ریٹائر ہوئے اور انتظامیہ نے ان کی خدمت کے پیش نظر ان کے صاحبزادے کو اس ملازمت کے لئے چن لیا۔ وہ 1984ء میں صدر جماعت احمدیہ ڈنڈوت کے عہدہ پر فائز ہوئے اور 2009ء تک اس عہدہ پر جماعتی وقار اور نظام کی تابعداری کے ساتھ نبھانے کی توفیق میسر آئی۔

محترم مرزا نصیر احمد صاحب طارق امیر جماعت احمدیہ ضلع جہلم بھی قاری صاحب کی خدمات سلسلہ کے معترف اور دلدادہ تھے ان سے کمال محبت اور شفقت کا سلوک روا رکھتے۔ جماعتی میٹنگز میں مکرم قاری صاحب باقاعدگی سے شامل ہوتے اور جماعتی پیغامات کو اپنے احباب جماعت تک پہنچا کر اس سے عہدہ برا ہوتے اس کے ساتھ ساتھ ان تمام امور کو بذریعہ رپورٹ بھی محترم امیر صاحب ضلع کی خدمت میں پیش کر کے حظ اٹھاتے اور اپنا فرض احسن طریق پر نبھاتے۔

مکرم امیر صاحب ضلع جہلم ان کی لمبی مسافت ڈنڈوٹ سے جہلم جو 3 گھنٹے کے قریب تھی مکرم قاری صاحب کو کہہ دیتے کہ آپ بزرگ ہیں اس لمبی مسافت کی تھکان کے سبب آپ کبھی میٹنگ سے چھٹی بھی کر لیا کریں لیکن قاری صاحب جماعتی میٹنگز میں غیر حاضری کا دل میں تصور بھی نہ لاتے تھے۔ اس پر مکرم امیر صاحب ضلع کمال شفقت اور خلوص سے ان کی تواضع کرتے۔

بعدازاں اللہ تعالیٰ کی منشاء اور حضور انور ایدہ اللہ کی بابرکت راہنمائی سے ان سے قرابت کا سلسلہ شروع ہوا تو ان سے پہلی ملاقات میں ہی بے لاگ اور خلوص سے بھرپور گفتگو اور قولوا قولاً سدیدا نے دل کو گرویدہ کر لیا اور مزید ملاقاتوں میں ان کی خصوصیات میں مزید نکھار دیکھنے کو ملا پھر اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی بدولت ان سے قرابت داری مزید بڑھی اور سمدھی کے بندھن میں ہم بندھ گئے۔ اس سے قربت مزید بڑھتی رہی۔ وہ خلافت احمدیہ کو ہی اپنے مسائل کے حل کا محور سمجھتے تھے انہوں نے اطاعت خلافت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا تھا۔ رحمی رشتوں کی پاسداری صلہ رحمی کے علمبردار اور قرابت داری کے لئے اسم بامسمّٰی تھے۔ اس رشتہ اخوت کو جو اللہ تعالیٰ کے منشاء سے طے پایا تھا اس کو مزید احترام اور وقار کے ساتھ نبھاتے اور اپنی بے نفس طبیعت اور خودداری کو ملحوظ خاطر رکھتے۔ اپنی وفا شعاری اور خدمت کے معیار کو انہوں نے ہمیشہ بلند رکھا۔ مکرم قاری صاحب اخلاص و وفا کے پیکر اور خدمت کے اعلیٰ مقام پر تھے۔ مربیان سلسلہ جماعتی اور مرکز سے آنے والے مہمانوں کی دل و جان سے خدمت کرتے اور ان کی تواضع میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتے۔ کم وسائل کے باوجود خدمت کے تمام امور اخلاص اور با احسن طریق پر نبھاتے۔ مرکز سے آمدہ ہدایات کو دل و جان سے اولین ترجیح پر مکمل کرواتے اور اس طرح اپنے دل کو تسکین کا سامان بہم پہنچاتے۔

کافی سال سے بعارضہ قلب مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کے زیر علاج رہے۔ آخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور مکرم قاری صاحب مورخہ 26/اپریل 2011ء کو اپنی اس زندگی سے ہمیشہ ہمیش کی زندگی کی طرف روانہ ہوگئے اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رضا کی جنتوں کے حقدار اور قرب الٰہی کے سزاوار ٹھہرے۔

اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے تمام نیکیوں کا امین بنائے اور ان کی جاری نیکیوں کو ہمیشہ قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ خود ہی سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

☆............☆............☆

تمباکو نوشی اور بارگاہِ نبوی ﷺ

حضرت ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''انفاس العارفین'' سے ماخوذ۔

''جب کبھی تمباکو نوشی کی بات چل پڑتی تو اس کی قباحتوں پر سوائے قطعی حرمت کے آپ (والد صاحب) بہت سے دلائل اور شواہد پیش فرماتے تھے، چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ لاہور میں دو عزیز رہتے تھے ان میں سے ایک فاضل درویش اور جامع کمالات ہونے کے باوجود تمباکو نوشی کا عادی تھا اور دوسرا عام قسم کا درویش تھا مگر تمباکو سے پرہیز کرتا تھا، دونوں نے عالم مثال میں ایک ہی رات اور ایک ہی وضع میں حضرت رسالت پناہ ﷺ کی زیارت کی گویا یہ عامی درویش تھا مگر اس فاضل کو بیٹھنے کی اجازت نہیں مل رہی۔ عامی فقیر نے اہل مجلس سے فاضل عزیز کو بیٹھنے کی اجازت نہ ملنے کا سبب پوچھا تو جواب ملا کہ یہ شخص تمباکو نوشی کرتا ہے، حالانکہ آنحضرت ﷺ اسے ناپسند فرماتے ہیں، صبح اٹھتے ہی بتقاضائے نصیحت ارادہ کیا کہ یہ بات اس فاضل تک پہنچائے، جب اس کے گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ سخت رنج و غم میں مبتلا ہے اور رو رہا ہے سبب پوچھا تو اس نے وہی بارگاہِ نبوی میں حاضری کی اجازت نہ ملنے کا قصہ کہہ سنایا۔ اس عامی درویش نے کہا تمہیں مبارک ہو کہ آنحضرت ﷺ کی ناراضگی کا سبب میں نے اہل مجلس سے پوچھ لیا تھا جو تمباکو نوشی ہے اس فاضل نے اسی وقت حقہ اور نے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور تمباکو نوشی سے پکی توبہ کر لی۔ دوسری رات دونوں نے ایک ہی وقت اور ایک ہی منظر میں خواب میں دیکھا کہ گویا اس فاضل کو تمام اہل مجلس سے زیادہ قرب حاصل ہے اور آنحضرت ﷺ اس پر سب سے زیادہ عنایات و التفات فرما رہے ہیں۔

فرمایا (والد صاحب نے) کہ ہمارے ایک بزرگ دوست خود تمباکو نوشی نہیں کرتے تھے مگر مہمانوں کے لئے گھر میں حقے کا انتظام کر رکھا تھا عالم مثال میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ اس کے جھونپڑے میں تشریف لائے ہیں اور اندر آنے کے بعد ناپسندیدگی سے واپس لوٹے یہ شخص آپ کے پیچھے پیچھے دوڑا اور ناپسندیدگی کا سبب پوچھا، آپ نے فرمایا کہ تمہارے گھر میں حقہ، چلم اور نے موجود ہے جنھیں میں پسند نہیں کرتا۔''

(حضرت ولی اللہ شاہ محدث دہلویؒ۔ انفاس العارفین۔ صفحہ 176-175 مطبوعہ اسلامک بک فاؤنڈیشن سمن آباد لاہور)

تمباکو نوشی پر عالمِ مثال میں تنبیہ

''فرمایا (والد صاحب نے) ہمارے محلے میں ایک درزی رہتا تھا، ایک دن اسے میں نے بلوا بھیجا، بلانے والے نے دیکھا کہ وہ مردہ پڑا ہے اور اس کے ورثاء اس پر رو رہے ہیں، کفن دفن کا انتظام کیا جا رہا ہے کچھ دیر بعد میں جامع مسجد کو جا رہا تھا کہ اسے بازار میں کھڑا دیکھ کر متعجب ہوا اور اس سے اس کا حال پوچھا اس نے کہا میرا قصہ بھی عجیب ہے میں اس محلے کی گلیوں میں جا رہا تھا کہ ایسے میں دو ہیبت ناک مرد غضبناک شکل میں میرے سامنے آئے، ان میں سے ایک نے مجھے تھپڑ مارا تو میں بے ہوش ہو کر گر پڑا اور بظاہر مر گیا، مجھے اٹھا کر گھر لائے، کفن کا انتظام کیا اور میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ دونوں آدمی مجھے لے کر ایسی جگہ پہنچے جہاں بہت سے لوگ جمع تھے، جن کی شکلیں انسانوں سے مختلف تھیں، مجھے اپنے سردار کے سامنے لے گئے، اس نے کہا جسے ہم نے بلوایا تھا وہ یہ تو نہیں! اسے جہاں سے لائے ہو وہیں پہنچا آؤ۔ جب وہ مجھے لے کر واپس ہونے لگے تو پیچھے سے آواز آئی کہ اسے ذرا ادھر لانا یہ تمباکو نوشی کرتا ہے، یہ کہہ کر انہوں نے لوہے کا ٹکڑا گرم کر کے میری ران کو داغ دیا، میری ران جل گئی اور میں اسی حالت میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ عزیز و اقارب مجھے نہلا کر کفن پہنانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔''

(حضرت ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی انفاس العارفین۔ صفحہ 177-176 مطبوعہ اسلامک بک فاؤنڈیشن سمن آباد لاہور)

(مرسلہ: مکرم سلطان نصیر احمد صاحب)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم منصور احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد نصرت آباد ضلع میر پور خاص تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 14/اگست 2014ء کو قبل از نماز ظہر بیت عبداللہ نصرت آباد میں ودود احمد شائل اور ردا منصور بچگان مکرم منصور احمد صاحب کی تقریب آمین ہوئی۔ مکرم رانا فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ نے دونوں بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچوں کے دادا مکرم گلزار احمد صاحب نصرت آباد اور نانا مکرم ناصر احمد ندیم صاحب آف دارالعلوم شرقی نور ربوہ ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم صباح الظفر ملک صاحب مربی سلسلہ اور ان کی اہلیہ مکرمہ ھبۃ الشافی صاحبہ بنت مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب گوندل مربی سلسلہ سیرالیون کو 22/اگست 2014ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام نعمانہ ظفر عطا فرماتے ہوئے وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری اور محترم چوہدری مختار احمد گوندل صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، خادمہ دین، وقف نو کے تقاضوں پر پورا اترنے والی، والدین کیلئے قرۃ العین اور صحت وسلامتی والی لمبی عمر والی بنائے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم ناصر احمد طاہر صاحب کارکن دفاتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم رانا سلیم احمد صاحب آف ڈگری گھمناں مقیم گرین ٹاؤن لاہور مورخہ 22/اگست 2014ء کو وفات پا گئے۔ آپ کی وفات پر بہت سے عزیز و اقارب اور احمدی احباب نے بذریعہ فون یا خود تشریف لا کر ہمارے ساتھ تعزیت کی اور ہماری ڈھارس بندھائی۔ ان سب احباب کا روزنامہ الفضل کے ذریعہ سب اہل خانہ کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم سے نوازے۔ نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند کرے اور ان کی پسماندگان اہلیہ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اور بیٹے مکرم عبدالناصر علی صاحب کوئٹہ اور بیٹی ھبۃ النصیر صاحبہ کوئٹہ کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم انجینئر مظہر الحق خان صاحب واقف زندگی طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم قمر الحق خان صاحب ابن مکرم شمس الحق خان صاحب مرحوم آف کوئٹہ حال لاہور 54 سال کی عمر میں مورخہ 24 اگست 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم کا جنازہ 24۔اگست کو دارالضیافت ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز عصر بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر آپ نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم حضرت میجر ڈاکٹر سراج الحق خان صاحب آف فیض اللہ چک ضلع گورداسپور حال کوئٹہ رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے، مکرم حاجی ضیاء الحق خان صاحب مرحوم آف فیض اللہ چک ضلع گورداسپور حال کوئٹہ کے نواسے اور مکرم مطیع الرحمان صاحب نائب ناظر امور عامہ کے داماد تھے۔ کوئٹہ کی بیت الحمد پر مخالفین احمدیت نے جب حملہ کیا اور جن احمدی احباب کو اسیر راہ مولا بننے کا شرف حاصل ہوا ان میں بھائی جان بھی شامل تھے۔ بھائی جان کے پسماندگان میں اہلیہ، ایک بیٹا عزیزم نداء الحق خان اور ایک بیٹی کے علاوہ 2 بھائی خاکسار، مکرم سلیم الحق خان صاحب ایڈووکیٹ آف لندن اور 4 بہنیں شامل ہیں۔ اس موقع پر بہت سارے احباب نے ہم سے تعزیت کی اور ہماری ڈھارس بندھائی۔ خاکسار تمام فیملی کی طرف سے فرداً فرداً ان تمام احباب کا تہہ دل سے مشکور ہے جنہوں نے ہمارے اس غم میں شریک ہو کر ہماری دلجوئی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر سے نوازے۔ نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند کرے، تمام پسماندگان کو صبر جمیل دے، ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے نیز ان کی اہلیہ اور بچوں کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم انتصار احمد نذر صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم افتخار احمد شاہد صاحب مقیم آخن جرمنی مورخہ 30/اگست 2014ء بعمر 55 سال حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ آپ مکرم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے اور تقریباً 24 سال سے جرمنی میں مقیم تھے اور جماعت آخن کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 4 ستمبر 2014ء کو مکرم محمد ظفر اللہ سلام صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور آخن کے مقامی قبرستان میں آپ کی تدفین ہوئی۔ مرحوم ایک مخلص گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور آپ کے دوست احباب کا دائرہ وسیع تھا لوگوں کے کام آ کر خوشی محسوس کرتے تھے۔ آپ کو ربوہ سے دلی تعلق تھا۔ بڑے شوق سے ربوہ میں اپنا مکان بنوایا اس کی تکمیل پر دوستوں اور رشتہ داروں کی دعوت کی۔ جرمنی میں نئے آنے والوں کو قانونی حقوق دلوانے میں موثر کردار ادا کرتے تھے۔ بچوں کے ساتھ انتہائی محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے اور کبھی ناراضگی کا اظہار نہ کرتے۔ عزیزوں رشتہ داروں کا خیال رکھتے تھے۔ مقامی جرمن احباب سے بھی آپ کے اچھے تعلقات تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ مکرمہ راشدہ افتخار صاحبہ کے علاوہ پانچ بیٹے معاذ، شیراز، شاہ زیب، حسان، اویس اور ایک بیٹی روائدہ افتخار سوگوار چھوڑی ہیں۔ سب بچے غیر شادی شدہ ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے، سب سوگواروں کو صبر جمیل عطا کرے اور بچوں کی اپنے فضل سے نگہبانی کرے اور ہر دکھ اور شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم شکیل احمد صاحب ترکہ
مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ)

مکرم شکیل احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کی والدہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 21 بلاک نمبر 03 محلّہ دارالیمن کل رقبہ 1 کنال میں سے 10 مرلہ رقبہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ چونکہ خاکسار اکلوتا وارث ہے لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم شکیل احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

فری میڈیکل کیمپس

کسوموں کینیا

مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب انچارج احمدیہ میڈیکل سنٹر کسوموں، کینیا تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 14 ستمبر 2014ء کو جماعت احمدیہ Sonoko کے زیر اہتمام Sonoko, Webuyu میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں 160 مریضوں نے استفادہ کیا۔

امبالا یوگنڈا

مکرم ڈاکٹر مبشر ندیم صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال امبالے یوگنڈا بیان کرتے ہیں کہ انہیں دو فری میڈیکل کیمپ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ان میں سے ایک کا انعقاد مورخہ 13/اکتوبر 2013ء کو امبالے ریجن کے گاؤں چانگومونگو (Kyamungungu) میں کیا گیا۔ جبکہ دوسرے کیمپ کا انعقاد مورخہ 22 جون 2014ء کو Iagnga ریجن کے گاؤں Kagulu میں کیا گیا۔ اس دوران ٹوٹل 671 مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی اور طبی مشورے دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیمپس ہر لحاظ سے کامیاب رہے۔

اللہ تعالیٰ تمام ڈاکٹرز، اساتذہ کرام اور واقفین زندگی کی خدمت خلق قبول فرمائے اور مقبول خدمت کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

ملیریا سے بچاؤ

آج کل عام طور پر ہسپتال میں ملیریا کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ملیریا سے بچاؤ کیلئے درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ ہونی چاہئے۔ اس سلسلہ میں احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ

گھروں کے باہر کیاریوں اور اردگرد کے ماحول میں سپرے کروائیں۔

دروازوں اور کھڑکیوں پر جالی لگوائیں۔ اگر جالی لگی ہوئی ہے تو انہیں بند رکھیں۔

خصوصاً رات کے اوقات میں Repellant میٹس اور جلیبی ٹائپ رنگ وغیرہ استعمال کریں۔

گھروں کی چھتوں اور صحن میں سونے کی صورت میں مچھر دانی کا استعمال کریں۔

گھروں کے باہر پانی کھڑا نہ ہونے دیں۔

ڈسٹ بن اوپر سے ڈھکے ہونے چاہئیں اور ان کو فوری طور پر خالی کر دیا جائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

6۔اکتوبر 2014ء

12:35 am Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:40 am Roots To Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
2:10 am عید کی تقریبات
2:55 am خطبہ جمعہ فرمودہ 3۔اکتوبر 2014ء
4:10 am سوال وجواب
5:15 am عالمی خبریں
5:35 am تلاوت قرآن کریم
5:50 am یسرنا القرآن
6:05 am گلشن وقف نو
7:20 am Roots To Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
7:45 am خطبہ جمعہ فرمودہ 3۔اکتوبر 2014ء
8:50 am ریئل ٹاک
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
11:30 am خانہ کعبہ کا تعارف
12:00 pm عید قربان۔ بچوں کے لئے خصوصی پروگرام
12:20 pm 1 Minute Challenge
1:25 pm میجک شو۔ بچوں کی تفریح کے لئے پروگرام
1:50 pm اسلامی مہینوں کا تعارف
2:30 pm عیدالاضحی کی بیت الفتوح لندن سے براہ راست نشریات
3:00 pm خطبہ عیدالاضحی Live
4:00 pm عیدالاضحی کی بیت الفتوح لندن سے براہ راست نشریات
4:40 pm مشاعرہ
5:10 pm تلاوت قرآن کریم
درس ملفوظات
5:40 pm الترتیل
6:10 pm الاندلس
6:40 pm خانہ کعبہ
7:10 pm بنگلہ پروگرام
8:15 pm ملیالم سروس
8:45 pm میجک شو
9:10 pm عیدالاضحی کی نشریات (نشر مکرر)
9:40 pm خطبہ عیدالاضحی (نشر مکرر)
10:40 pm عیدالاضحی کی نشریات (نشر مکرر)
11:35 pm 1 Minute Challenge

7۔اکتوبر 2014ء

12:40 am ریئل ٹاک
1:35 am راہ ہدیٰ
3:10 am عیدالاضحی کی نشریات (نشر مکرر)
3:40 am خطبہ عیدالاضحی (نشر مکرر)
4:40 am عیدالاضحی کی نشریات (نشر مکرر)
5:25 am Wonders of Hajj
5:25 am الاندلس Al-Andalus
6:20 am تلاوت قرآن کریم
درس ملفوظات
6:45 am میجک شو
7:10 am ایک منٹ چیلنج
8:10 am کڈز ٹائم
8:40 am عیدالاضحی کی نشریات (نشر مکرر)
9:10 am خطبہ عیدالاضحی (نشر مکرر)
10:10 am عیدالاضحی کی نشریات (نشر مکرر)
10:45 am عید قربان
11:00 am تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
11:50 am گلشن وقف نو
1:00 pm الف اردو
1:40 pm آسٹریلین سروس
2:05 pm سوال وجواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 3۔اکتوبر 2014ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
5:35 pm یسرنا القرآن
6:00 pm ریئل ٹاک
7:00 pm Shotter Shondhane
8:00 pm سپینش سروس
8:30 pm عصر حاضر
9:30 pm پریس پوائنٹ
10:35 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm گلشن وقف نو

درخواست دعا

مکرم لطف المنان ڈوگر صاحب کارکن جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
خاکسار کے والد مکرم فلائیٹ لیفٹیننٹ (ر) عبدالمومن محمود ڈوگر صاحب کا بائی پاس کینیڈا میں متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بچائے اور ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرماتے ہوئے درازعمر عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

پلاٹ برائے فروخت
پلاٹ برقبہ 17 مرلہ میٹر بجلی، بور اور لال پمپ واقع محلّہ نصرت آباد نزد بیت الذکر۔ ربوہ
رابطہ نمبر: 0331-7780834

وردہ فیبرکس
اتحاد کاٹن 3P، کھدر 3P، لیلن 3P، اور اس کے ساتھ ساتھ سردیوں کی تمام نئی ورائٹی 15-2014 دستیاب ہے کسی بھی 3 سوٹ کی خریداری پر 1 سوٹ بالکل فری حاصل کریں نیز لیلن کے بوتیک سٹائل کرتے بھی دستیاب ہیں
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

Rabia Multilingua Academy
"Learning a new foreign language opens the doors to the world"
English | German | French | Chinese
Spanish | Dutch | Japanese
Contact: 03469790155, 047-6214355
5/24 Rajeki Road, Darul Rehmat Sharqi, Rabwah

Skylite
Skylite Institute of Information Technology
Admission Open
Skylite Institute offers variety of computer courses with quality professional environment under qualified teachers for bright future of students.
skyliteinstitute.com
+9247-6211002 siit@skylite.com
2nd Floor 4/14, Gol Bazar, Chenab Nagar (Rabwah), District Chiniot, Pakistan
Computer Basic
Microsoft Office
Graphics Designing
Video Editing
Web Development
Online Marketing

ربوہ میں طلوع وغروب 26 ستمبر

طلوع فجر	4:37
طلوع آفتاب	5:56
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	6:03

ایم ٹی اے کے آج کے پروگرام

26 ستمبر 2014ء

6:40 am حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء
7:40 am ترجمۃ القرآن کلاس
11:55 am خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء
3:55 pm دینی وفقہی مسائل
5:00 pm خطبہ جمعہ Live
9:35 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 26 ستمبر 2014ء

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

اٹھوال فیبرکس
بوتیک ہی بوتیک، بوتیک کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل
اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524, 0336-7060580

اعلان داخلہ اولیول (IGCSE)
☆ خدا کے فضل سے کیمبرج یونیورسٹی کے تحت (IGCSE) O, level کے منعقدہ امتحانات 2014ء ادارہ ہذا کا رزلٹ 100 فیصد رہا۔
خوشخبری
☆ اسی خوشی کے موقع پر 31 ستمبر تک ٹوئنکل سٹار اکیڈمی اور سٹار اکیڈمی ربوہ میں نرسری تا ہشتم بچوں کا داخلہ ایڈمیشن فیس کے بغیر لیا جائے گا۔
☆ نئی اولیول کلاسز کے لئے داخلہ ٹیسٹ یکم اکتوبر 2014ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل نمبرز پر رابطہ کریں۔
سٹار اکیڈمی کالج روڈ ربوہ: 047-6213786
ٹوئنکل سٹار اکیڈمی ناصر آباد شرقی ربوہ: 047-6211872

FR-10